21694 ـ کفار سے مشابہت کے ضوابط و اصول

سوال

یورپ والوں سے مشابہت کے ضوابط کیا ہیں ؟؟
کیا ہر وہ نئی اور جدید چیز جو یورپ سے ہمارے ہاں آئے وہ ان سے مشابہت ہے ؟
یعنی دوسروں معنوں میں اس طرح کہ: ہم کسی چیز پر کفار سے مشابہت ہونے کی بنا پر حکم کیا اطلاق کیسے کر سکتے ہیں کہ وہ حرام ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہي میں سے ہے "

سنن ابو داود کتاب اللباس حدیث نمبر (3512) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (3401) میں اسے حسن صحیح قرار دیا ہے.

المناوی اور العلقمی کہتے ہیں:

یعنی ظاہر میں ا نکی شکل و صورت اختیار کرے، اور ان جیسا لباس پہنے، اور لباس پہننے اور بعض افعال میں ان کے طریقہ پر چلے.

اور ملا علی القاری کہتے ہیں: یعنی مثلا جو شخص لباس وغیرہ میں اپنے آپ کو کفار کے مشابہ بنائے، یا فاسق و فاجر قسم لوگوں، یا صوفیوں اور صالح و ابرار لوگوں سے مشابہت کرے، " تو وہ انہي میں سے ہے " یعنی گناہ اور بھلائی میں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ " الصراط المستقیم " میں لکھتے ہیں:

امام احمد وغیرہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، اور اس حدیث سے کم از کم چیز کفار سے مشابہت کی حرمت ثابت ہوتی ہے، جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں ہے:

" تم میں سے جو انہیں اپنا دوست بنائے تو وہ انہي میں سے ہے "

اور یہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے قول جیسا ہی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

" جس نے مشرکوں کی زمین میں گھر بنایا، یا ان کے نیروز اور مہرجان تہوار منائے، اور ان سے مشابہت اختیار کی حتی کہ مر گیا، تو اسے روز قیامت انہیں کے ساتھ اٹھایا جائیگا "

اور اس پر بھی محمول کیا جا سکتا ہے کہ جس قدر وہ ان سے مشابہت اختیار کریگا اسی حساب سے وہ ان میں شامل ہوگا، اگر تو وہ کفر یا معصیت یا ا نکی علامت اور شعار ہو تو اس کا حکم بھی اسی طرح کا ہو گا.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعاجم سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "

اسے ابو قاضی ابو یعلی نے ذکر کیا ہے، اور اس سے کئی ایك علماء نے غیر مسلمانوں کی شکل و شباہت اختیار کرنے کی کراہت پر استدلال کیا ہے " اھ

دیکھیں: عون المعبود شرح سنن ابو داود.

اور پھر کفار سے مشابہت دو طرح کی ہے:

حرام مشابہت.

اور مباح مشابہت.

پہلی قسم: حرام مشابہت:

وہ یہ ہے کہ کسی ایسے فعل کو سرانجام دینا جو کفار کے دین کے خصائص میں سے ہے، اور ا سکا علم بھی ہو، اور یہ چیز ہماری شرع میں نہ پائی جائے... تو یہ حرام ہے، اور بعض اوقات تو کبیرہ گناہ میں شامل ہو گی، بلکہ دلیل کے حساب سے تو بعض اوقات کفر بن جائیگی.

چاہے کسی شخص نے اسے کفار کی موافقت کرتے ہوئے کیا ہو، یا پھر اپنی خواہش کے پیچھے چل کر، یا کسی

شبہ کی بنا پر جو اس کے خیال میں لائے کہ یہ چیز دنیا و آخرت میں فائدہ مند ہے.

اور اگر یہ کہا جائے کہ: کیا اگر کسی نے یہ عمل جہالت کی بنا پر کیا تو کیا وہ اس سے گنہگار ہو گا، مثلا جیسے کوئی عید میلاد یا سالگرہ منائے ؟

تواس کا جواب یہ ہے کہ:

جاہل اپنی جہالت کی بنا پر گنہگار نہیں ہوگا، لیکن اسے تعلیم دی جائیگی اور بتایا جائیگا، اور اگر وہ پھر بھی اصرار کرے تو گنہگار ہوگا.

دوسری قسم: جائز تشبہ:

یہ ایسا فعل سرانجام دینا ہے جو اصل میں کفار سے ماخوذ نہیں، لیکن کفار بھی وہ عمل کرتے ہیں، تو اس میں ممنوع مشابہت نہیں، لیکن ہو سکتا ہے اسمیں مخالفت کی منفعت فوت ہو رہی ہو.

اہل کتاب کے ساتھ دینی امور میں مشابہت کچھ شروط کے ساتھ مباح ہے:

1 ـ وہ عمل ا نکی عادات اور شعار میں شامل نہ ہوتا ہو، جس سے ان کفارکی پہچان ہوتی ہے.

2 ـ یہ کہ وہ عمل اور امر ا نکی شریعت میں سے نہ ہو، اور ا سکا انکی شریعت میں سے ہونے کو کوئی ثقہ ناقل ہی ثابت کر سکتا ہے، مثلا اللہ تعالی ہمیں اپنی کتاب قرآن مجید میں بتا دے، یا پھر اپنے رسول کی زبان سے بتا دے، یا پھر متواتر نقل سے ثابت ہو جائے، جیسا کہ پہلی امتوں میں سلام کے وقت جھکنا جائز تھا.

3 ـ ہماری شریعت میں ا سکا خاص بیان نہ ہو، لیکن اگر موافقت یا مخالفت میں خاص بیان ہو تو ہم اس پر اکتفا کرینگے جو ہماری شریعت میں آیا ہے.

4 ـ یہ موافقت کسی شرعی امور کی مخالفت کا باعث نہ بن رہی ہو.

5 ـ ان کے تہواروں میں موافت نہ ہو.

6 ـ اس میں موافقت مطلوبہ ضرورت کے مطابق ہو، اس سے زائد نہ ہو.

دیکھیں: کتاب السنن والآثار فی النہی عن التشبہ بالکفار تالیف سہیل حسن صفحہ (58 ـ 59).

واللہ اعلم .